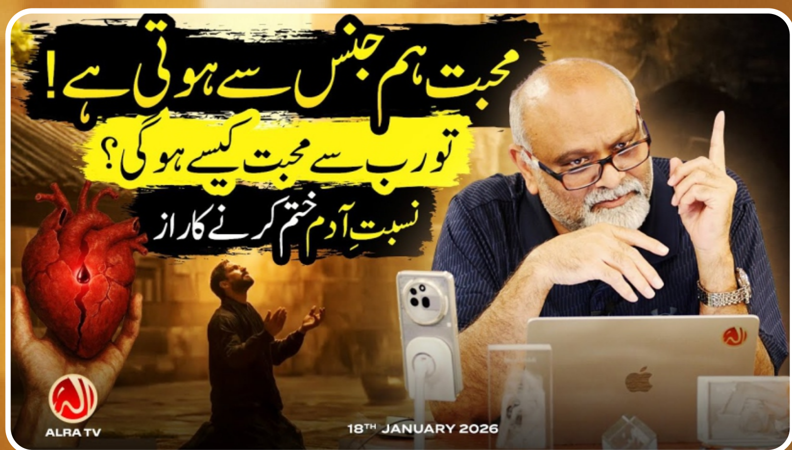
یونس الگوہر (خلیفہ ریاض گوہر شاہی) کی ایک وڈیو کا جامع آپریشن

گوہر شاہی اللہ ہے؟



مفتی مبشر شاہ

گوہر شاہی اللہ ہے؟

یونس الگوہر کی ایک وڈیو ہے جس کا نام اس نے رکھا ہے"محبت ہم جنس سے ہوتی ہے تو رب سے محبت کیسے ہوگی، نسبتِ آدم ختم کرنے کا راز"

وڈیو کا لنک یہ ہے

https//:www.youtube.com/watch?v=PIwKJMHyx7M

اس وڈیو کا اردو متن (Transcript)، جس میں یونس الگوہر صاحب کی گفتگو کو ہو بہو تحریر کیا گیا ہے:

ویڈیو کا متن:

یہ اوریجنل سِن (Original Sin) جو ہے، اس کی زد میں سب ہیں، تاوقت یہ کہ نسبتُ اللہ قائم ہو جائے اور نسبتِ آدمیت نکل جائے۔ وہ گندا قطرہ خون کا نکل جائے۔ اسی طرح یہ گندا قطرہ خون کا ہے، یہ کیسے نکلے گا؟ بولو۔

کہ محبت کوئی کر ہی نہیں سکتا، اس لیے جواب کیا آئے گا؟ دل سے کوئی نہیں کرسکتا، ان سے محبت وہ محبت عطا کرتے ہیں۔

سرکار (گوہر شاہی) گواہ ہیں، مجھے سرکار (گوہر شاہی) نے اپنی محبت تم کو دینے کے لیے دی ہے۔ تم یہ خیال ہی دل سے نکال دو کہ تم محبت کرنے کے قابل ہو۔ کیونکہ کر ہی نہیں سکتے۔ محبت کے لیے ہم جنس ہونا ضروری ہے۔ یہ جملہ میں نے کہاں سنا؟ میں سرکار (گوہر شاہی) کے ساتھ تھا کہیں، تو میں نے دیکھا سرکار (گوہر شاہی) کو کہ سرکار بڑی ہی دھیرے دھیرے، بہت ہی دھیمی آواز میں کہہ رہے ہیں، یا گوہر، یا گوہر، یا گوہر۔ میں تو بڑا پریشان! کانوں کو یوں یوں کر کے دیکھا۔ تھوڑی دیر میں سرکار (گوہر شاہی) نے چہرہ انور اٹھایا اور

مجھے دیکھ کر مسکرائے۔فرمایا: تعجب ہو رہا ہے؟ جی سر! فرمایا کہ: محبت ہم جنس سے ہوتی ہے، یہ اندر کا گوہر باہر کے گوہر سے پیار کر رہا ہے۔

محبت ہم جنس... اب ہم جنس بننا ہے تم کو۔تمہارے اندر کوئی چیز نہیں ہے جو تمہیں ہم جنس بنائے سوائے تمہاری روح کے۔ یہ جو تمہارا دل ول ہے، ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔ لطیفہ قلب سے ہمارا کوئی لینا دینا نہیں ہے، لطیفہ روحی، لطیفہ خفی، لطیفہ انا سے... یہ تو گھوڑے ہیں، ان پر بیٹھ کر سواری کر کے مختلف عالموں میں جانا ہے آپ نے۔ یہ تو براق ہیں، گھوڑے ہیں۔تم کہاں ہو؟ تم یہاں ہو۔

قلب کا کھلنا، قلب کا جاری ہونا، قلب میں اللہ کے نور کا آنا جنت میں جانے کا بہانہ ہے، اپنی ذات سے تعلق نہیں جڑتا۔ وہ روح ہے۔ ہم جنس کیسے بنو گے؟ جب تمہاری روح میں سرکار کا عکس آجائے گا۔ دودھ میں سے مکھن نکلے گا، پھر نہیں پتہ چلے گا کہ یہ رب ہے یا بندہ ہے۔وہ ہے مقامِ محبت۔محبت عطا ہوتی ہے، کوئی محبت نہیں کر سکتا۔

محبت کا طریقہ کیا ہے؟ سرکار (گوہر شاہی) نے فرمایا، سرکار (گوہر شاہی) کی تقریر میں موجود ہے یہ بات۔سرکار (گوہر شاہی) نے یوں کہا کہ: تو اگر چاہے مرشد سے محبت کرنا تو تو نہیں کر سکتا۔ ہاں، اگر مرشد چاہے کہ تجھے اپنی محبت عطا کرے تو سب سے پہلے تیرے نفس کو پاک کرے گا، تیرے قلب کو بیدار کر کے جوان کرے گا، اس کے بعد کوئی اپنے سینے کی مخلوق تیرے سینے میں ڈال دے گا۔پھر وہ جو مخلوق آئے گی مرشد کی، وہ تیری روح کو ان کی سنگت ملے گی۔وہ صحبتِ مرشد ہے محفلِ شاہی میں۔

تو وہ جو مرشد کی مخلوق ہے وہ بس بیٹھ جائے گی، وہ سارے تمہارے اندر کی جو روحانی چیزیں ہیں بس وہ اس کے اردگرد بیٹھی رہیں گی، اس میں رنگ چڑھا دے۔سرکار (گوہر شاہی) کو حاضر ناظر جان کے کہتا ہوں، لعنت اللہ علی الکاذبین، جو کام مرشد کی وہ مخلوق سینے میں

جا کے تمہارے لطائف کے ساتھ کرتی ہے، میں وہی کام تمہارے ساتھ ظاہری طور پر کر رہا ہوں۔

آؤ! اس سے پہلے کہ آنا بیکار ہو جائے، محبت عطا ہوتی ہے۔ جب ہوتی ہی عطا ہے محبت تو کیا فرق پڑتا ہے کہ تو کتنا گنہگار ہے؟ تو کیا فرق پڑتا ہے کہ تو مرد ہے یا عورت ہے؟ کیا فرق پڑتا ہے کہ تو نا مرد ہے نا عورت ہے، تو ہجڑا ہے؟ کوئی فرق نہیں پڑتا۔ دینے والے کے اوپر ہے، جس کو چاہے دے دے۔ بے شک اس کی ذات کے اوپر ہے، جس کو چاہے دے دے۔ رنگت گوری ہو یا کالی ہو یا براؤن ہو، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ ماں کا نام یاد ہے، باپ کا نام یاد ہے، حسب نسب ہے تیرا، نہیں ہے، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ جس کو اپنے باپ کا نہ پتہ ہو، ماں کا نہ پتہ ہو لیکن گوہر شاہی کا دل آجائے، وہ اسے اتنا پاک بنا دے جتنے حلالی پاک کبھی نہ ہو سکیں۔

شاہی، گوہر شاہی، گوہر شاہی... یہ سب سرکار گوہر شاہی کی عطا پر ہے، بے شک۔ کبھی نہ سوچو کہ ارے ہم تو اتنے گنہگار ہیں۔ ارے بھائی، دنیا میں کون آیا جو گنہگار نہیں ہوا؟ کوئی بھی نہیں ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کے ڈرامے ہیں۔ وہ آدم علیہ السلام نے گناہ نہیں کیا تھا جنت میں رہتے ہوئے؟ جب آدم علیہ السلام سے گناہ ہو گیا تو اب ہماری اوقات کیا ہے آدم علیہ السلام کے آگے؟ کیونکہ وہ نبی ہیں، لہٰذا ٹھیک ہے، ہو گئی غلطی، ان کے اوپر گناہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

قرآن نے اس راز کو چھپایا ہے، جیزز (حضرت عیسیٰ) بتا کے چلا گیا۔ دی اوریجنل سِن (The Original Sin)۔ جیزز نے جو بات کی وہ مسلمانوں کی سمجھ میں کہاں آئے گی؟ مسلمان ولی نہیں سمجھ پاتے اس بات کو۔ جیزز نے کیا کہا کہ: 'You can never spare yourself from the sin because you are caged in the original sin'۔ اوریجنل سِن کیا ہے؟ تمہارے باپ آدم نے جنت میں

رہتے ہوئے... یہ تو دنیا ہے، شیطان یہاں پہ پیچھے لگا ہوا ہے، لطیفہ نفس ہمارے اندر ہے۔ ان میں تو لطیفہ نفس بھی نہیں تھا، پھر کیسے ہوا گناہ؟

جب ان سے گناہ جنت میں ہو گیا، تو ان کی اولاد ہے، تو دنیا میں آ کے زاہد اور پارسا کیسے رہے گا؟ جو زاہد اور پارسائی کا دعویدار ہے وہ فقط جھوٹ بولتا ہے۔ ایک گناہ آمادہ کر کے ہوتا ہے، ایک گناہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ آمادہ گناہ دنیا کے سامنے گنہگار کہلائے گا، پوشیدہ گناہ صرف رب جانتا ہے۔ یہ اور یہ جنّ سن جو ہے اس کی زد میں سب ہیں، تاوقت یہ کہ نسبتِ اللہ قائم ہو جائے اور نسبتِ آدمیت نکل جائے، وہ گندا قطرہ خون کا نکل جائے۔

وہ جو گندا قطرہ خون کا ہے اب وہ نکلے گا ہی نہیں۔ تو جو رگڑا الگ رہا ہے نور کا، دل میں نور بن بن کے ادھر جا رہا ہے، کیا فائدہ اس کا؟ کچھ پھوڑے پھنسی ایسے ہوتے ہیں جن کی جڑیں ہوتی ہیں، ہے نا؟ اوپر سے یوں پھوڑتے رہو پھر دوبارہ آ جائیں گے۔ تو مستقل ختم کیسے ہو گا؟ اس کی ایک جڑ ہوتی ہے، اس کو نکالنا پڑتا ہے، پھر وہاں پر ہیلنگ (Healing) شروع ہوتی ہے۔ اسی طرح یہ گندا قطرہ خون کا ہے، یہ کیسے نکلے گا؟ بولو۔

جس نے نکالنا ہے نکالے، 1150 مرتبہ ریاض کے ضربے لگائے اور کم سے کم یہ عمل 40 دن تک کرے۔ 40 دن کے بعد بتائیں کیا محسوس ہوا۔ تمہارے ہاتھ میں ہے، جتنی لگن ہے تمہارے... جس کے دل میں لگن ہے وہ کرے گا۔ جس کے دل میں نہیں ہے لگن، (وہ نہ کرے)۔

تصورِ دل پہ رکھ کے سرکار کا نام دل پہ لکھتے رہیں۔ اس کو گرہ سے لگائیں۔ جب بھی دن میں موقع ملے زیادہ سے زیادہ کوشش یہ کریں کہ آنکھیں بند رکھیں۔ بیٹھے ہوئے ہیں... یہ نہیں کہ سڑک پہ چل کے آنکھیں بند کریں اور ٹرک کے نیچے آ جائیں۔ میں بتا دوں نا بھائی، ہماری عوام کو کچھ سمجھ میں نہیں آتا! ہو گئے بھائی، سیدی (گوہر شاہی) نے کہا آنکھیں بند کرو،

آنکھیں بند کر کے سڑک پہ چل رہی ہوں۔ جب بیٹھے ہو، فارغ ہو، تو آنکھیں بند کر کے زیادہ وقت سرکار (گوہر شاہی) کا نام دل پہ لکھیں۔

اب وہ سرکار (گوہر شاہی) کا جو نام ہے، سرکار (گوہر شاہی) کا چہرہ ہے، یہ غیر مخلوق ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ سرکار (گوہر شاہی) کا تصور دل پہ جمائیں، اب ہم تو بندے ہیں، ہم تو انسان ہیں۔ وہ چہرہ مبارک تو غیر مخلوق ہے، وہ تو ہماری اندر طاقت نہیں ہے کہ ہم اندر لاسکیں۔ تو وہ اتنی جلدی تو آئے گا نہیں، جب آپ کرتے رہیں گے تو وہ چہرہ مہربان ہو کر خود آجائے گا۔ جب آپ کرتے رہیں گے تو وہ کہے گا کہ یہ جان چھوڑے گا نہیں، تو پھر وہ مہربان ہو کر خود آجائے گا۔ وہ خود آجائے تو پھر اس کی مرضی ہے، لیکن ہم میں یہ طاقت نہیں کہ ہم لاسکیں۔

اس کا میں نے یہ حل ڈھونڈا کہ چلو ابھی چہرے کا تصور نہ کریں، نام کا کر دیں۔ کیونکہ پھر نام اگر آگیا تو وہ چہرہ نام دیکھ کے آجائے گا۔ ارے یہ تو میرا ہی گھر ہے! آپ کہیں جائیں اور آپ کا نام کسی گھر کے باہر لکھا ہو، آپ گھس جائیں گے، ارے یہ تو میرا گھر ہے! یہاں نام لکھا ہو گا تو چہرے مبارک کو لگے گا ارے یہ تو میرا گھر ہے، تو وہ پھر خود ہی آجائے گا۔

صرف قصیدہ سننے کے دوران نہیں، جب بھی آپ کو موقع ملے، آپ جیسے گھر پہ بیٹھے ہوئے ہیں، فضول کے ادھر ادھر ہانکنے سے بہتر ہے آنکھیں بند کر دیں۔ بھلے 'یا گوہر لکھیں، بھلے 'ریاض، کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لکھیں 'ریاض لکھیں یا 'گوہر لکھیں، 'گوہر شاہی کچھ بھی لکھیں۔ کچھ سے مراد ہے سرکار کے جو مختلف نام ہیں۔ 'ریاض، اور 'ریاض نہ لکھا جائے تو صرف 'را ہی لکھ دیں، صرف یہی کرتے رہیں۔"

(یونس الگوہر کا لیکچر ختم ہوا)

ایسی ویڈیوز کا تجزیہ کرنا جن میں مذہبی عقائد اور صوفیانہ افکار کو ملا کر پیش کیا گیا ہو، فکری

اور نظریاتی اعتبار سے بہت اہم ہے۔ اس ویڈیو میں یونس الگوہر نے جو باتیں کی ہیں، وہ روایتی اسلامی عقائد اور قرآنی تعلیمات کے تناظر میں کئی مقامات پر متنازع نظر آتی ہیں۔

اس ویڈیو کا جامع علمی و فکری آپریشن درج ذیل نکات کی صورت میں کیا جا رہا ہے:

نظریہ ہم جنسی کی حقیقت اور شرعی حیثیت

یونس الگوہر صاحب کے پیش کردہ نظریہ ہم جنسی پر تفصیلی اور علمی کلام درج ذیل ہے، جس میں اسلامی عقائد اور قرآنی نصوص کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا گیا ہے:

ویڈیو میں دعویٰ کیا گیا ہے کہ انسان اللہ سے اس وقت تک محبت نہیں کر سکتا جب تک وہ اس کی جنس سے نہ ہو جائے (یعنی نوری یا غیر مخلوق نہ بن جائے)۔

اسلامی نقطہ نظر

اسلامی الٰہیات (Theology) میں خالق اور مخلوق کے درمیان ہم جنسی کا کوئی تصور موجود نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد اور احد ہے، وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں اکیلا ہے۔

قرآنی دلیل: سورہ الشوریٰ میں واضح طور پر فرمایا گیا:

فَاطِرُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جَعَلَ لَكُم مِّنْ أَنفُسِكُمْ أَزْوَاجًا وَمِنَ الْأَنْعَامِ أَزْوَاجًا ۖ يَذْرَؤُكُمْ فِيهِ ۚ لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ ۖ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ

ترجمہ کنزالایمان: آسمانوں اور زمین کا بنانے والا، تمہارے لیے تمہیں میں سے جوڑے بنائے اور نر و مادہ چوپائے، اس سے تمہاری نسل پھیلاتا ہے، اس جیسا کوئی نہیں، اور وہی سنتا دیکھتا ہے۔

(سورہ الشوریٰ آیت 11)

اس (اللہ) جیسی کوئی چیز نہیں ہے۔

جب اللہ کے جیسا کوئی ہے ہی نہیں، تو انسان کا اس کی جنس ہونے کا دعویٰ کرنا اللہ کی وحدانیت اور اس کی بے مثالی کی نفی ہے جو کہ کفر ہے۔

محبتِ الٰہی اور بشریت کا مقام

ویڈیو میں یہ تاثر دیا گیا کہ مٹی کا پتلا (انسان) اللہ سے محبت کے لائق نہیں ہے جب تک وہ اپنی بشریت (آدمیت) سے نکل نہ جائے۔

قرآن کریم نے تو محبتِ الٰہی کو ایمان کی بنیادی شرط قرار دیا ہے، اور یہ حکم انسانوں (بشر) کو دیا گیا ہے:

وَمِنَ النَّاسِ مَن يَتَّخِذُ مِن دُونِ اللَّهِ أَندَادًا يُحِبُّونَهُمْ كَحُبِّ اللَّهِ ۖ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِّلَّهِ ۗ وَلَوْ يَرَى الَّذِينَ ظَلَمُوا إِذْ يَرَوْنَ الْعَذَابَ أَنَّ الْقُوَّةَ لِلَّهِ جَمِيعًا وَأَنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعَذَابِ

ترجمہ کنزالایمان: اور کچھ لوگ اللہ کے سوا اور معبود بنالیتے ہیں کہ انہیں اللہ کی طرح محبوب رکھتے ہیں اور ایمان والوں کو اللہ کے برابر کسی کی محبت نہیں اور کیسے ہو اگر دیکھیں ظالم وہ وقت جب کہ عذاب ان کی آنکھوں کے سامنے آئے گا اس لئے کہ سارا زور خدا کو ہے اور اس لئے کہ اللہ کا عذاب بہت سخت ہے۔

(سورہ البقرۃ آیت 165)

اگر محبت کے لیے ہم جنس ہونا ضروری ہوتا، تو اللہ کبھی انسانوں سے محبت کا مطالبہ نہ کرتا، کیونکہ انسان کبھی خدا نہیں بن سکتا۔ اللہ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہی اس لیے ہے کہ

وہ اپنی عاجزی اور بندگی کے باوجود اپنے خالق کو پہچانے اور اس سے لو لگائے۔

خالق اور مخلوق کا فرق

ویڈیو کا یہ جملہ کہ" پتہ نہیں چلے گا کہ یہ رب ہے یا بندہ"، اسلامی فکر کے سب سے خطرناک انحراف حلول کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

خالق (Creator): قدیم ہے (ہمیشہ سے ہے)، غیر مخلوق ہے، اور کسی کا محتاج نہیں۔

مخلوق (Creature): حادث ہے (پیدا کی گئی ہے)، فانی ہے، اور لمحہ بہ لمحہ اللہ کی محتاج ہے۔

اسلام میں بندگی (عبودیت) کا کمال یہ ہے کہ انسان اپنی بندگی کے مقام کو پہچانے۔ صوفیائے کرام کے ہاں بھی فنافی اللہ کا مطلب اپنی مرضی کو اللہ کی مرضی میں گم کر دینا ہوتا ہے، نہ کہ اپنی ذات کو اللہ کی ذات میں ضم کر کے رب بن جانا۔

ہم جنسی کا فلسفہ اور شرک فی الصفات

جب یہ کہا جاتا ہے کہ انسان کے اندر کوئی ایسی چیز (روح) ہے جو اسے اللہ کا ہم جنس بنا دیتی ہے، تو یہ شرک فی الصفات کی طرف لے جاتا ہے۔

وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ ۖ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي
وَمَا أُوتِيتُم مِّنَ الْعِلْمِ إِلَّا قَلِيلًا

ترجمہ کنزالایمان: اور تم سے روح کو پوچھتے ہیں ہیں، تم فرماؤ روح میرے رب کے حکم سے ایک چیز ہے اور تمہیں علم نہ ملا مگر تھوڑا۔

(سورہ الاسراء، بنی اسرائیل آیت 85)

روح اللہ کا حکم ہے، لیکن روح اللہ کا حصہ یا اللہ کی جنس نہیں ہے۔ انسان کو نوری یا غیر

مخلوق قرار دینا اسے الوہیت کے درجے پر فائز کرنا ہے، جو کہ صریحاً قرآن کی اس آیت کے خلاف ہے جس میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ کہیں:

قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِينَ

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ آدمی ہونے میں تو میں تمہیں جیسا ہوں مجھے وحی ہوتی ہے کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے، تو اس کے حضور سیدھے رہو اور اس سے معافی مانگو اور خرابی ہے شرک والوں کو۔

(سورہ فصلت آیت 6)

جب افضل ترین ہستی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بشر ہونے پر فائز ہیں، تو کسی اور کے لیے بشریت سے نکل کر ہم جنسِ خدا ہونے کا دعویٰ باطل ہے۔

خلاصہ کلام

یونس الگوہر کا یہ نظریہ کہ "محبت کے لیے ہم جنس ہونا شرط ہے" ایک من گھڑت فلسفہ ہے جو:

1. توحیدِ باری تعالیٰ پر ضرب لگاتا ہے۔
2. بندگی کے مقام کو کمتر ظاہر کرتا ہے۔
3. عقیدہ حلول (خدا کا بندے میں سما جانا) کو فروغ دیتا ہے جو اسلام میں کفر کے برابر سمجھا جاتا ہے۔

Original Sin

(پیدائشی گناہ) کا عیسائی تصور بمقابلہ اسلام

یونس الگوہر صاحب نے ویڈیو میں حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش کو عیسائیوں کے Original Sin (پیدائشی گناہ) کے تصور سے جوڑ کر جو بات کی، وہ اسلامی عقائد کے بنیادی ڈھانچے سے مکمل طور پر متصادم ہے۔

عیسائی نظریہ: اس نظریے کے مطابق چونکہ حضرت آدم علیہ السلام نے جنت میں گناہ کیا، اس لیے وہ گناہ ان کی پوری نسل میں منتقل ہوا اور ہر بچہ گناہگار پیدا ہوتا ہے۔ اسی لیے وہ "بپتسمہ" اور "کفارے" کے قائل ہیں۔

اسلامی نظریہ: اسلام اس تصور کو جڑ سے مسترد کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ ہر بچہ فطرتِ سلیمہ (پاکی اور نیکی کی فطرت) پر پیدا ہوتا ہے۔

قرآنی دلیل: سورہ الانعام میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

قُلْ أَغَيْرَ اللَّهِ أَبْغِي رَبًّا وَهُوَ رَبُّ كُلِّ شَيْءٍ ۚ وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا ۚ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرَىٰ ۚ ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُم مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ

ترجمہ کنزالایمان: تم فرماؤ کیا اللہ کے سوا اور رب چاہوں حالانکہ وہ ہر چیز کا رب ہے اور جو کوئی کچھ کمائے وہ اسی کے ذمہ ہے، اور کوئی بوجھ اٹھانے والی جان دوسرے کا بوجھ نہ اٹھائے گی پھر تمہیں اپنے رب کی طرف پھرنا ہے وہ تمہیں بتا دے گا جس میں اختلاف کرتے تھے،

(سورہ الانعام آیت 164)

یعنی حضرت آدم علیہ السلام کے عمل کی ذمہ داری ان کی اولاد پر ڈالنا قرآن کے عدل کے قانون کے خلاف ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی لغزش اور انبیاء کی عصمت

ویڈیو کا دعویٰ: ویڈیو میں کہا گیا کہ "آدم علیہ السلام سے گناہ ہو گیا، جب ان سے ہو گیا تو تو پارسا کیسے رہے گا؟"

علمی حقیقت: اہل سنت و الجماعت اور جمہور علمائے اسلام کے نزدیک انبیاء معصوم ہوتے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام سے جو سرزد ہوا، وہ گناہ (Sin) نہیں بلکہ ایک اجتہادی لغزش یا بھول تھی، جس کا ذکر قرآن نے "فَنَسِيَ وَلَمْ نَجِدْ لَهُ عَزْمًا" (پس وہ بھول گئے اور ہم نے ان میں گناہ کا پکا ارادہ نہیں پایا۔ (سورہ طٰہٰ:115) کے الفاظ میں کیا ہے۔

کسی نبی کے فعل کو بنیاد بنا کر عام انسانوں کے لیے گناہ کا جواز پیدا کرنا یا اسے انسانیت کے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ (Original Sin) قرار دینا انبیاء کی شان میں گستاخی اور اسلامی تاریخ کی غلط تشریح ہے۔

توبہ کی قبولیت اور گناہ سے پاکی

ویڈیو کا تاثر: ویڈیو میں یہ تاثر دیا گیا کہ وہ گناہ کا قطرہ (Original Sin) خون میں موجود ہے اور نکلتا نہیں ہے۔

قرآنی حقیقت: قرآن فرماتا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے اللہ سے معافی مانگی اور اللہ نے انہیں معاف کر دیا:

فَتَلَقَّىٰ آدَمُ مِن رَّبِّهِ كَلِمَاتٍ فَتَابَ عَلَيْهِ ۚ إِنَّهُ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ

ترجمہ کنز الایمان: پھر سیکھ لیے آدم نے اپنے رب سے کچھ کلمے تو اللہ نے اس کی توبہ قبول کی بیشک وہی ہے بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان۔

(سورہ البقرہ:37)

جب اللہ نے توبہ قبول کر لی تو وہ معاملہ وہیں ختم ہو گیا۔ اسے نسلوں تک منتقل کرنا یا اسے خون کا گندا قطرہ کہنا اللہ کے نظامِ مغفرت کا انکار ہے۔ اسلام میں توبہ کا دروازہ ہر انسان کے لیے کھلا ہے، اور توبہ کے بعد انسان ایسا ہو جاتا ہے جیسے اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔

زہد اور پارسائی کا انکار

ویڈیو کا دعویٰ: ”جو زاہد اور پارسائی کا دعویدار ہے وہ فقط جھوٹ بولتا ہے۔“

علمی تردید: یہ جملہ تقویٰ اور پاکیزگی کی اہمیت کو گھٹانے کی کوشش ہے۔ قرآن میں اللہ تعالیٰ نے "المتقین" (تقویٰ والے) اور "المطھرین" (پاک صاف رہنے والے) کی تعریف فرمائی ہے۔ اگر کوئی انسان گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے اور شریعت پر عمل کرتا ہے، تو اسے جھوٹا قرار دینا دراصل لوگوں کو گناہوں پر دلیر کرنا اور شریعت کی پابندی سے آزاد کرنے کے مترادف ہے۔

حاصلِ کلام

یونس الگوہر صاحب کا یہ استدلال کہ ”چونکہ آدم علیہ السلام سے لغزش ہوئی اس لیے ہم سب پیدائشی گناہگار ہیں“ ایک غیر اسلامی اور عیسائی زدہ نظریہ ہے۔ اسلام انسان کو گناہگار نہیں بلکہ عبد (بندہ) تسلیم کرتا ہے جو اپنی توبہ اور محنت سے بلند ترین روحانی درجات حاصل کر سکتا ہے۔

ذکرِ الٰہی بمقابلہ ذکرِ مرشد

ویڈیو کا تیسرا خطرناک پہلو شخصیت پرستی اور ذکرِ الٰہی کے مقابلے میں مرشد کے نام اور تصور کو اہمیت دینا ہے۔

ویڈیو کا دعویٰ: "آنکھیں بند کر کے سرکار کا نام (گوہر، ریاض) دل پہ لکھتے رہیں... جب نام آگیا تو چہرہ نام دیکھ کے آجائے گا۔"

شرعی تجزیہ: اسلام میں دلوں کا اطمینان اور نجات صرف اور صرف اللہ کے ذکر میں رکھی گئی ہے۔

قرآنی دلیل: سورہ الرعد میں ارشاد ہے:

الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُم بِذِكْرِ اللَّهِ ۗ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ

ترجمہ کنز الایمان: وہ جو ایمان لائے اور ان کے دل اللہ کی یاد سے چین پاتے ہیں، سن لو اللہ کی یاد ہی میں دلوں کا چین ہے۔

(سورہ الرعد آیت 28)

کسی انسان کا نام (چاہے وہ کتنا ہی بزرگ کیوں نہ ہو) اللہ کے نام کے برابر یا اس کے متبادل کے طور پر دل پر نقش کرنا شرک فی الذکر اور شرک فی المحبت کی بدترین صورت ہے۔ ذکر کا اصل مقصد یادِ خدا ہے، یادِ بشر نہیں۔

مرشد کا تصور اور غیر مخلوق کا لیبل

ویڈیو کا دعویٰ: "وہ چہرہ مبارک تو غیر مخلوق ہے... ہم انسان ہیں، وہ چہرہ غیر مخلوق ہے۔"

علمی تردید: کائنات میں صرف اللہ کی ذات اور اس کی صفات (بشمول کلام اللہ) غیر

مخلوق ہیں۔ اللہ کے علاوہ ہر چیز، ہر انسان، ہر نبی اور ہر ولی مخلوق ہے۔

کسی انسان کے چہرے کو غیر مخلوق کہنا اسے اللہ کی صفت عطا کرنا ہے۔ یہ صریحاً غلو (Extremism) ہے، جس سے نبی کریم ﷺ نے سختی سے منع فرمایا تھا۔ اگر انسان کا چہرہ غیر مخلوق ہو جائے، تو وہ انسان نہیں بلکہ خدا بن جاتا ہے، جو کہ صریح کفر ہے۔

شخصیت پرستی اور بت پرستی کا جدید روپ

ویڈیو کا دعویٰ: "بغیر چہرے کے تصور کے، صرف نام (ریاض یا گوہر) لکھتے رہیں۔"

تجزیہ: یہ عمل دراصل "بت پرستی" کا ایک ذہنی اور روحانی روپ ہے۔ قدیم زمانے میں لوگ پتھر کے بتوں کے سامنے جھکتے تھے، یہاں ایک انسان کے نام اور چہرے کو دل کے کعبے میں بسانے کی ترغیب دی جا رہی ہے۔

اسلامی تعلیم: نماز اور ذکر کے دوران اگر کسی انسان کا تصور اس نیت سے لایا جائے کہ وہ نفع و نقصان کا مالک ہے یا وہ دلوں کا حال جانتا ہے، تو یہ عمل شرک کی طرف لے جاتا ہے۔ اسلام کا مقصود بندے کو بندے کی غلامی سے نکال کر خدا کی بندگی میں لانا ہے۔

شریعت سے آزادی کا دھوکہ

ویڈیو کا دعویٰ: "اس سے فرق نہیں پڑتا کہ تو کتنا گنہگار ہے... بس یہ نام لکھو۔"

تجزیہ: یہ نظریہ لوگوں کو عمل سے دور کر دیتا ہے۔ جب ایک شخص کو یقین دلا دیا جائے کہ صرف ایک خاص نام دل پر لکھنے سے وہ پاک ہو جائے گا اور اسے رب مل جائے گا، تو وہ نماز، روزہ اور دیگر احکاماتِ شرعیہ کو بوجھ سمجھنے لگتا ہے۔ یہ وہی گمراہی ہے جس نے پچھلی امتوں کو ہلاک کیا کہ وہ اپنے بزرگوں کی نسبت پر تکیہ کر کے بیٹھ گئے اور اللہ کے احکامات کو پس پشت ڈال دیا۔

جامع خلاصہ

یہ ویڈیو ایک مخصوص باطنی فرقے کی نمائندگی کرتی ہے جو تصوف کی اصطلاحات استعمال کر کے سادہ لوح مسلمانوں کو توحید سے ہٹا کر شخصیت پرستی میں مبتلا کر رہا ہے۔

1. پہلا نکتہ توحیدِ باری تعالیٰ پر حملہ تھا۔

2. دوسرا نکتہ عصمتِ انبیاء اور انسانی فطرت پر حملہ تھا۔

3. تیسرا نکتہ عبادت کی روح (ذکرِ الٰہی) کو مسخ کرنے کی کوشش ہے۔

مجموعی طور پر یہ افکار قرآنی تعلیمات اور سنتِ رسول ﷺ کے مکمل منافی ہیں۔ یونس الگوہر صاحب کی اس ویڈیو میں جس طرح اللہ کے ذکر کے مقابلے میں ایک انسانی شخصیت (مرشد ریاض گوہر شاہی) کے نام کو فوقیت دی گئی ہے، وہ اسلامی عقیدۂ توحید اور تصوف کی اصل روح کے بالکل برعکس ہے۔ اس نکتے کا تفصیلی جائزہ درج ذیل ہے:

ذکرِ الٰہی مومن کا اصل مقصد

اسلام میں ذکر کا مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کی رضا ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے سینکڑوں مقامات پر اپنا ذکر کرنے کا حکم دیا ہے۔

قرآنی حکم: فَاذْكُرُونِي أَذْكُرْكُمْ تم میرا ذکر کرو، میں تمہیں یاد کروں گا (البقرہ: 152)۔

تجزیہ: ویڈیو میں اللہ کے اسمِ ذات (اللہ) یا صفاتی ناموں کے بجائے ریاض یا گوہر لکھنے کی تلقین کی جا رہی ہے۔ یہ عمل بندے کی توجہ خالق سے ہٹا کر مخلوق کی طرف موڑ دیتا ہے، جو کہ صریحاً گمراہی ہے۔

شخصیت کے نام کو مقدس بنانا

ویڈیو کا دعویٰ: ”بھلے یا گوہر لکھیں، بھلے ریاض... صرف را، ہی لکھ دیں، یہی کرتے

رہیں۔"

اسلام میں کسی بھی انسان کا نام، خواہ وہ کتنا ہی بڑا بزرگ کیوں نہ ہو، اللہ کے نام کا متبادل نہیں ہوسکتا۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بڑھ کر کسی سے محبت نہیں کی، لیکن انہوں نے بھی کبھی اللہ کے ذکر کی جگہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ورد اس نیت سے نہیں کیا کہ یہ اللہ کے ذکر سے زیادہ نفع بخش ہے۔ کسی کے نام کے حروف (جیسے را، گوہر، ریاض) کو وظیفہ بنا لینا شخصیت پرستی کی انتہا ہے۔

نام سے چہرے کی آمد کا فلسفہ

ویڈیو کا دعویٰ: "نام اگر آ گیا تو وہ چہرہ نام دیکھ کے آجائے گا... یہ تو میرا ہی گھر ہے۔"

شرعی تجزیہ: یہ فلسفہ کہ مرشد کا نام لینے سے اس کا غیر مخلوق چہرہ دل میں آ بسے گا، دراصل تصورِ شیخ کی ایک ایسی بگڑی ہوئی شکل ہے جو شرک کے قریب تر ہے۔ اسلام میں دل کو بیت اللہ (اللہ کا گھر) کہا گیا ہے۔ اس گھر میں اللہ کے نور کے بجائے کسی انسان کے چہرے کو بسانے کی تگ و دو کرنا، اللہ کی غیرت کو للکارنے کے مترادف ہے۔

ذکرِ الٰہی کی توہین اور تحقیر

ویڈیو میں جس انداز سے یہ کہا گیا کہ "تمہارا دل ول ہے، ہمارا کوئی تعلق نہیں... لطیفہ قلب سے لینا دینا نہیں"، یہ دراصل ان روحانی ذرائع کی تحقیر ہے جو اللہ تک پہنچنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔ اللہ کا نام وہ کنجی ہے جس سے دل کے تالے کھلتے ہیں، لیکن یہاں مرشد کے نام کو اس سے زیادہ طاقتور بنا کر پیش کیا جا رہا ہے، جو کہ ایک طرح سے اللہ کے نام کی تاثیر کا انکار ہے۔

باطل فرقوں کا طریقہ کار

تاریخ میں جتنے بھی باطل فرقے گزرے ہیں (جیسے غالی فرقے)، ان سب کا طریقہ

یہی رہا ہے کہ انہوں نے آہستہ آہستہ ذکرِ خدا کو کم کر کے اپنے پیشواؤں کے ذکر اور ان کی تصویروں کے تصور کو نجات کا ذریعہ قرار دیا۔ یہ عمل اسلام کی بنیاد" لا الہ الا اللہ" (اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں) کو منہدم کر کے "شخصیت پرستی" کی بنیاد رکھتا ہے۔

آخری نتیجہ

یونس الگوہر کا یہ پانچواں نکتہ اس پوری فکر کا لب لباب ہے، جو کہ" خالق کے بجائے مخلوق کی پرستش" ہے۔

1. یہ اللہ کے نام کی عظمت کو گھٹانے کی کوشش ہے۔
2. یہ اللہ اور بندے کے درمیان مرشد کو ایک بشری خدا کے طور پر کھڑا کرنے کی کوشش ہے۔
3. یہ ذکرِ الٰہی جیسے عظیم عبادت کے تصور کو مسخ کر کے جادوئی کلمات اور طلسماتی شخصیت پسندی میں بدلنے کی کوشش ہے۔

نتیجہ: یہ تمام باتیں اسلام کی بنیادی تعلیمات، قرآن وسنت اور سلف صالحین کے عقائد کے مکمل خلاف ہیں اور ایک عام مسلمان کے ایمان کے لیے انتہائی زہر آلود ہیں۔ یونس الگوہر کی تعلیمات اور پیش کردہ ویڈیو کے علمی آپریشن کے بعد، یہ واضح ہے کہ یہ افکار اسلام کی بنیادی اساس توحید اور عصمتِ انبیاء پر براہِ راست ضرب لگاتے ہیں۔

گوہر شاہی کے متبعین کے لیے حقیقی اسلام کی دعوت

اے اللہ کے بندو! غور کرو کہ تم کس راستے پر چل پڑے ہو؟ اسلام کا راستہ وہ ہے جو سادہ، واضح اور روشن ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں اپنی بندگی کے لیے پیدا کیا ہے، نہ کہ کسی انسان کی پرستش کے لیے۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا: فَادْعُوا اللّٰهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ (پس اللہ کو

پکارو، دین کو اسی کے لیے خالص کرتے ہوئے)۔ اللہ اور تمہارے درمیان کوئی انسان دیوار نہیں بن سکتا۔ اللہ تمہاری شہہ رگ سے زیادہ قریب ہے، اسے کسی "ہم جنس" ہونے کے فلسفے کی ضرورت نہیں۔ وہ ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا ہے اور ہر گنہگار کے لیے اس کی رحمت کا دروازہ براہِ راست کھلا ہے۔

روحانیت وہ نہیں جو کسی نئے فلسفے سے نکلے، بلکہ روحانیت وہ ہے جو محمد رسول اللہ ﷺ کے طریقے سے ملے۔ صحابہ کرام، اہل بیت اور اولیائے عظام نے ہمیشہ قال اللہ و قال الرسول کی بات کی۔ جس راستے میں اللہ کے ذکر سے زیادہ کسی انسان کے نام کی تسبیح ہو، وہ راستہ صراطِ مستقیم نہیں ہو سکتا۔

اسلام نے تمہیں اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ تمہیں کسی گندے خون کے قطرے کا طعنہ دے کر ذہنی غلام نہیں بنایا۔ تم اللہ کے بندے ہو، کسی پیر یا مرشد کی ذاتی ملکیت نہیں۔ تمہاری نجات تمہارے اپنے عمل، تقویٰ اور اللہ کی رحمت میں ہے، نہ کہ کسی کے نام کی ضربیں لگانے میں۔ اگر تم نے نادانی میں کسی انسان کو اللہ کی صفات دے دیں یا اسے غیر مخلوق سمجھ لیا، تو یہ بہت بڑا گناہ ہے، لیکن اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔

قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ أَنفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِن رَّحْمَةِ اللَّهِ

اے میرے وہ بندو جنہوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی، اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، بے شک اللہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

دین اسلام کسی طلسم، جادو یا شخصیت کے سحر کا نام نہیں، بلکہ یہ خالق کی پہچان اور مخلوق کی خدمت کا نام ہے۔ آؤ! اس بندہ پروری کو چھوڑ کر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی حقیقی چھاؤں میں آ جاؤ، جہاں صرف ایک رب کی بڑائی ہے اور سب انسان اس کے عاجز بندے ہیں۔

مخیر حضرات متوجہ ہوں!

مخیر حضرات سے گزارش ہے کہ ہمارے اس رسالے اور دیگر دینی مطبوعات کی اشاعت میں تعاون فرمائیں، تاکہ یہ کتب مسلمانانِ اہلِ حق کے لیے قادیانیت کے فتنہ کو سمجھنے اور اپنے عقائد کے تحفظ میں مؤثر ثابت ہوں۔ اگر آپ اس رسالے کی طباعت میں حصہ لینا چاہیں تو براہِ کرم ہمارے فراہم کردہ واٹس ایپ نمبر پر رابطہ کریں۔

 **+923247448814**

اپیل برائے مالی معاونت

جامعہ ختمِ نبوت گوجرانوالہ میں تقابل ادیان ومذاہب اور درسِ نظامی کی اعلیٰ تعلیم جاری ہے، جہاں طلبہ کو دینی وعلمی میدان میں مضبوط بنیاد فراہم کی جاتی ہے۔ موجودہ دور کی شدید مہنگائی کے باعث جامعہ کے تعلیمی وانتظامی اخراجات میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔ ان حالات میں ہم مخیر حضرات سے دل کی گہرائیوں سے اپیل کرتے ہیں کہ ماہانہ بنیادوں پر 20، 30 یا 50 ڈالر (یا اپنی استطاعت کے مطابق) مستقل معاونت فرما کر اس صدقۂ جاریہ میں حصہ لیں۔ آپ کا تھوڑا سا تعاون بھی ہمارے طلبہ کی تعلیم اور جامعہ کے انتظامات کے لیے بہت بڑی مدد ثابت ہوسکتا ہے۔ فنڈز ارسال کرنے کے لیے جامعہ کا بینک اکاؤنٹ، جیز کیش، یا ایزی پیسہ نمبر درج ذیل ہے: (00923247448814) اللہ تعالیٰ آپ کے رزق میں برکت، صحت وسلامتی، اور دین کی خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین